

فصل۔ حدیث کی تحقیق

نبی ﷺ نے مزید فرمایا:

”إِنَّ كَذِبًا عَلَى لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ

مَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ“

میری طرف جھوٹ بات کی نسبت کرنا کسی دوسرے کی طرف جھوٹ کی نسبت کی طرح نہیں جس نے میری طرف جھوٹ بات کی نسبت کی تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔
(مشفق علیہ: بغیرہ رضی اللہ عنہ، مسند ابی یعلیٰ: سعید بن زید رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۲۱۳۳، صحیح)

جھوٹے دجال

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ

يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ

فَيَأْيَاكُمْ وَإِيَّاهُمْ

لَا يُضِلُّونَكُمْ وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ“

آخری زمانہ میں مکار اور جھوٹے پیدا ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی حدیثیں لیکر آئیں گے جو نہ تو تم نے سنی اور نہ تمہارے اسلاف (یعنی باپ دادا) نے سنی ہوگی وہ تمہارے قریب بھی نہ آنے پائیں اور نہ ہی تم ان سے کوئی تعلق رکھو، کہیں وہ تمہیں گمراہی اور فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ (مسلم: ۷۰۱۰۷)

فاسق کے خبر کی تحقیق

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا

أَنْ تُصَيِّبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ

اے ایمان والو اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لائے تو تحقیق کر لو یہ کہ تم پہونچو اس قوم پر جھالت کی وجہ سے پھر تم اپنے کام پر افسوس کرو۔ (الحجرات: ۲۹)

امام مسلم کہتے ہیں

فَدَلَّ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ هَذِهِ الْآيَةِ

أَنَّ خَيْرَ الْفَاسِقِ سَاقِطٌ غَيْرَ مَقْبُولٍ وَأَنَّ شَهَادَةَ غَيْرِ الْعَدْلِ مَرْدُودَةٌ

یہ آیت ہمارے لئے دلیل ہے جس کا ذکر ابھی ہم نے کیا یہ کہ فاسق کی خبر ساقط غیر مردود ہے اور غیر عادل کی خبر مردود ہے۔ (مسلم: مقدمہ)

جو حدیث بیان کرے اور وہ جانتا ہو کہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولا گیا ہے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

”مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ يُرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ“

جو شخص مجھ سے کوئی ایسی حدیث بیان کرے جس کو جھوٹ سمجھا جا رہا ہے تو وہ بھی ایک جھوٹا ہے۔

(احمد: مسلم: سمرہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۲۱۹۹، صحیح)

جو ہر سنی ہوئی بات بیان کرے

كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ

آدمی کے جھوٹا ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی بات بیان کرے۔

امام حاکم کہتے ہیں

وقد صرح هذا الخبر بالتنبيه

لمعرفة الصحيح من السقيم

وتجنب روايات المجروحين

إذا عَرَفَ المحدث وجه الجرح فيه

اس خبر میں اس بات کی تنبیہ ہے کہ صحیح کو سقیم سے پہچانا جائے اور مجروح راویوں کی روایات سے بچا جائے جب کہ محدث اس پر جرح کی وجہ جان لے۔
(المذلل للصحيح ج ۱ ص ۱۰۹)

خبر کے قبول کرنے میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا احتیاط

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

جَاءَ بُشَيْرُ الْعَدَوِيِّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ

وَيَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

فَجَعَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَأْذُنُ لِحَدِيثِهِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ

فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا لِي لَا أَرَاكَ تَسْمَعُ لِحَدِيثِي

أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا تَسْمَعُ

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِنَّا كُنَّا مَرَّةً إِذَا سَمِعْنَا رَجُلًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

ابْتَدَرْتُهُ أَبْصَارُنَا وَأَصْغَيْنَا إِلَيْهِ بِأَذَانِنَا

فَلَمَّا رَكِبَ النَّاسُ الصَّعْبَ وَالذَّلُولَ لَمْ نَأْخُذْ مِنَ النَّاسِ إِلَّا مَا نَعْرِفُ

بشیر العدوی، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور حدیث بیان کرنے لگا اور کہنے لگا ”قال رسول اللہ ﷺ، قال رسول اللہ ﷺ“، تو ابن عباس رضی اللہ عنہ اس کو حدیث کی اجازت نہیں دے رہے تھے اور نہ ہی اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ تو انہوں نے کہا: اے ابن عباس! مجھے کیا ہو گیا کہ میں نہیں دیکھ رہا ہوں تم کو کہ تم میری حدیث سن رہے ہو۔ میں تم سے اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث بیان کر رہا ہوں اور تم نہیں سن رہے ہو۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: بیشک ایک وقت ایسا تھا کہ جب ہم کسی آدمی کو کہتے ہوئے سنتے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ہماری نگاہیں اس کی طرف اٹھ جاتی اور ہمارے کان اس کی طرف لگ جاتے لیکن جب لوگ مشکل اور آسان راستوں پر سوار ہونے لگے تو ہم انہی لوگوں سے روایتیں لینے لگے جہین ہم جانتے ہیں۔ (مسلم: المقدمة)

حدیث کے نقل کرنے میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا احتیاط

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

عمرو بن میمون کہتے ہیں

مَا أَخْطَأَنِي ابْنُ مَسْعُودٍ عَشِيَّةَ حَمِيرٍ إِلَّا أَتَيْتُهُ فِيهِ
 قَالَ فَمَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ بِشَيْءٍ قَطُّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ عَشِيَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 فَتَنَكَّسَ قَالَ فَتَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَهُوَ قَائِمٌ مُحَلَّلَةٌ أَزْرَارٌ قَمِيصِهِ
 قَدْ اغْرُورَقَتْ عَيْنَاهُ وَانْتَفَحَتْ أَوْ دَاجُهُ
 قَالَ أَوْ دُونَ ذَلِكَ أَوْ فَوْقَ ذَلِكَ
 أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ أَوْ شَبِيهَا بِذَلِكَ

جمعات کی رات کو میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس برابر آیا کرتا تھا کہتے ہیں میں نے انہیں کبھی بھی ”قال رسول اللہ ﷺ“ کہتے ہوئے نہیں سنا۔ ایک شام انہوں نے کہا: قال رسول اللہ ﷺ، تو ان کا سر جھک گیا، کہتے ہیں میں نے ان کی طرف دیکھا کہ وہ کھڑے تھے اور ان کی قمیص کی بٹن کھلی ہوئی تھی اور ان کی دونوں آنکھیں آنسو میں ڈوبی ہوئی تھی اور ان کی رگیں پھول گئی تھیں اور انہوں نے کہا کہ یا اسی طرح کہا یا اس سے کچھ زیادہ کہا یا اس کے قریب قریب کہا یا اسی کے، ہم مثل کہا۔
 (ابن ماجہ) (صحیح ابن ماجہ: ۲۳)

حدیثوں کی سند کی تحقیق

محمد بن سیرین کہتے ہیں

كَانَ يُقَالُ إِنَّمَا هَذِهِ الْآحَادِيثُ دِينٌ ، فَأَنْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ بِهَا؟

کہا جاتا تھا بیشک یہ حدیثیں دین ہے تو دیکھو تم اسے کس سے حاصل کر رہے ہو۔

(البحر والاعتدال ج ۳ ص ۱۵)

عبدالرحمن بن مہدی کہتے ہیں

لَا يَكُونُ إِمَامًا يُحَدِّثُ بِكُلِّ مَا سَمِعَ

وَلَا يَكُونُ إِمَامًا يُحَدِّثُ عَنْ كُلِّ أَحَدٍ

جو شخص ہر سنی ہو یا بات بیان کرے وہ امام نہیں ہو سکتا۔ جو شخص ہر شخص سے حدیث بیان کرے وہ امام نہیں ہو سکتا۔ (اعلن ومعرفة الرجال ج ۳ ص ۲۱۸)

سندوں کا اہتمام

ابن مبارک کہتے ہیں

الْإِسْنَادُ (عِنْدِي) مِنَ الدِّينِ وَلَوْلَا الْإِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ

فَإِذَا قِيلَ لَهُ مَنْ حَدَّثَكَ بَقِيَ

سند میرے نزدیک دین ہے اگر سند نہیں ہوتا تو ہر شخص جو چاہتا کہتا تو جب یہ کہا گیا تجھ سے کس نے بیان کیا تو دین محفوظ ہوا۔

(مسلم: مقدمہ، جو دونوں قوس کے درمیان ہے وہ شرح اعلل الترمذی لابن رجب ج ۱ ص ۳۵۹ میں ہے)